ہندوستانی زبانیں اور ادب — II

سبق نمبر	سبق کا عنوان	مقاصد	سرگرمی
7	ہندوستانی زبانیں اور ادب-II	• اس سبق کو پڑھنے کے بعد: • جدید ہندوستانی زبانوں کے فروغ کی کھوج کرسکیں گے؛ • ہندوستانی سماج میں سماجی اور ثقافتی تبدیلیوں اور مختلف ہندوستانی زبانوں کے ادب کے درمیان تعلق کا تجزیہ کرسکیں گے؛ • ہندوستانی زبانوں اوران کے ادب میں تنوع اوراس میں مضمر وحدت کو مزین کرسکیں گے،اور؛ • ہندوستانی سماجی کی نشاۃ ثانیہ میں ہندوستانی زبانوں اوران کے ادب کے حصہ کی پرکھ کرسکیں گے۔	اپنے والدین اور استاد، یا اپنے خاندان یا پڑوس کے دوسرے بزرگوں کے ساتھ بات چیت کے ذریعہ اس سبق کو سمجھنا

تعارف

کسی ثقافت کی ثروت مندی کو دیکھا اوراس کو سراہا جاسکتا ہے لیکن جہاں تک زبان اور ادب کا تعلق ہے، اس کو پڑھنا اور سمجھنا ہوتا ہے۔ اسی سبق میں ہم جدید ہندوستانی زبانوں اوران کے ادب کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔ اس کے علاوہ جدید ہندوستانی زبانوں کی اوائلی لغات اور قواعد زبان کی تیاری میں برطانوی مشنریوں کے ادا کردہ رول اوراس انداز کے بارے میں پڑھیں گے جس سے جدید ہندوستانی ادب کی افزائش میں مدد ملی۔ اس کے ساتھ ساتھ جدید ہندوستانی ادب کے فروغ میں بھکتی تحریک اور قومیت پرستی کے رول کی بھی جائزہ لیں گے۔

شمالی ہندوستانی زبانیں اور ادب

مطالعات اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اردو زبان کو چھوڑ کر شمالی ہند کی سبھی زبانوں کے رسم الخط کا ماخذ قدیم برہمی زبان ہے۔ لوگوں کی بڑی تعداد ہندی زبان کو مختلف شکلوں میں بولتے ہیں۔ سورداس اور بہاری کے ذریعہ استعمال کی گئی زبان کو برج بھاشا کا نام دیا گیا۔ جب کہ تلسی داس اور رام چرتر مانس کے ذریعہ استعمال کردہ زبان اودھی کہلاتی اور ودیاپتی کی زبان کے لیے میتھلی کی اصطلاح استعمال کی گئی۔ لیکن ہندی جس کو ہم آج جانتے ہیں، کھڑی بولی کہلاتی تھی۔

فارسی اور اردو

اردو ایک الگ زبان کے طور پر چوتھی صدی عیسوی کے اواخر میں ابھری، ترکوں اور منگولوں کی آمد کے ساتھ عربی اور فارسی زبانیں ہندوستان میں متعارف ہوئیں۔ فارسی کئی صدیوں تک درباری زبان رہی۔ اردو زبان ہندی اور فارسی کے عمل باہم کے نتیجہ میں پیدا ہوئی اور یہ اس مقام تک پہونچی جہاں اس زبان میں شعری اور نثری ادب کی تخلیق ہوئی۔

خسرو (1253-1325) نے مختلف موضوعات پر 99 کتابیں لکھیں اور اس کی لاتعداد نظمیں بھی ہیں جن میں لیلیٰ مجنوں اور آئینہ سکندری قابل ذکر ہیں۔ علامہ اقبال کا ترانہ' سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا''

ہندوستان میں کئی قومی تہواروں پر گایا جاتا ہے اور دھنوں کی شکل میں بجایا جاتا ہے۔ بڑے شہروں میں غالب، بھلے شاہ، وارث شاہ اور دوسرے مشہور شعرا کی غزلیات اور نظموں کو سنانے کے لیے نامور گلوکاروں کو مدعو کیا جاتا ہے۔

پنڈت رتن ناتھ سرشار جنہوں نے مشہور ''فسانہ آزاد'' لکھی، اور منشی پریم چند، جنہیں ہندی ادب کا رہبر سمجھا جاتا ہے، اور ادب ہم تک اسی زبان میں لکھتے ہیں۔

فارسی زبان چونکہ درباری زبان تھی، السراج اس لیے اس دور میں تصنیف کردہ ادب کا بڑا حصہ اسی زبان میں ہے۔ منہاس السراج، ضیا برنی اور ابن بطوطہ، جوان ادوار میں ہندوستان آئے تھے، بادشاہوں، اہم سیاسی واقعات وحادثات کا ذکر اسی زبان میں کیا ہے۔ وسطی عہد میں فارسی کو درباری زبان کے طور پر اپنایا گیا۔ کئی تاریخی احوال، انتظامی کتابچے اور ادب ہم تک اسی زبان میں پہونچے ہیں۔

ہندی ادب

وسطی عہد کے دوران علاقائی زبانوں مثلاً ہندی، بنگالی، آسامی اور مراٹھی اور گجراتی زبانوں میں زبردست اور تیز رفتار پیش رفت ہوئی جنوبی ہند میں ملیالم زبان چودھویں صدی میں ایک آزاد زبان کے طور پر ابھری، بھکتی تحریک کی افزائش اور مختلف سنتوں کے ذریعہ ان علاقائی زبانوں کا استعمال ان کے فروغ اور افزائش کے باعث بنا۔

پرتھوی راج راسو کو ہندی زبان کی پہلی کتاب مانا جاتا ہے۔ یہ پرتھوی راج چوہان کے کارناموں کا ذکر ہے۔ بھکتی تحریک نے اس دور میں تصنیف کردہ نثری اور شعری ادب پر اثر ڈالا۔ شاعری اس وقت اپنی نوعیت کے لحاظ سے بڑی حد تک مذہبی تھی۔ تلسی داس نے اپنی شاعری ایسی زبان میں لکھی جو صرف اس علاقہ کی تھی جہاں وہ رہتا تھا، جب کہ کبیر کی شاعری میں جو ایک مقام سے دوسرے مقام پر سفر کرتے رہتے تھے اردو اور فارسی کے الفاظ میں سموئے ہوئے ہیں۔

ہندی کا ارتقاء۔ 7 اور 8 ویں صدی کے دوران اپ بھرنس مرحلہ میں ہوا اور اس کی خصوصیت ویرگاتھا کالا تھی یعنی یہ سورماؤں سے متعلق شاعری کا دور تھا۔ جدید دور میں کھڑی بولی اور زیادہ ہوگئی اور سنسکرت زبان میں گونا گوں ادب کی تخلیق ہوئی۔

سورداس نے ''سرساگر'' لکھی جس میں اس نے ایک طفل اور ایک نوجوان کی حیثیت سے کرشن بھگوان کا ذکر کیا جو گوپیوں کے ساتھ اٹھکیلیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کے ترجمے نہ صرف شاعروں بلکہ وسطی ادوار کے مصورین کے لے بھی تحریک کا وسیلہ بن گئے۔

رانبدر ناتھ ٹیگور ادب کے لیے نوبل انعام جیتنے والے پہلے ہندوستانی تھے۔ (گیتا نجلی۔ 1913) بھرتندو ہرش چندر کے ہندی زبان میں ڈرامے لکھے جو بنیادی طور پر سنسکرت اور دوسرے زبانوں کے ترجمے ہیں۔ سوامی دیانند کے پورے ہندوستان کے لیے ہندی کو مشترکہ زبان بنانے کی حمایت کی۔ ستیہ پرکاش ہندی زبان میں ان کی سب سے اہم کتاب ہے۔ منشی پریم چند نے اردو کے بجائے ہندی میں لکھنا شروع کیا۔ سوریہ کانت ترپٹو کی کتاب ''نرالا'' کو اس وجہ سے شہری معلّیٰ کہ انہوں نے سماج کے روایت پسندانہ رویے پر نکتہ چینی کی۔ مہادیوی ہندی زبان کی پہلی ایسی مصنفہ تھیں جنہوں نے عورتوں سے متعلق مسائل کو اجاگر کیا۔ میتھلی شرن گپت ہندی ادب کا ایک اور اہم نام ہے۔ جسے شنکر پرساد نے خوبصورت ڈرامے لکھے۔

بنگالی، آسامی اور اڑیا ادب

ہندی کے بعد دوسرے نمایاں ادب کی تخلیق بنگال میں ہوئی۔ چیتنیہ کے ساتھ بھکتی تحریک کی افزائش نے بنگالی زبان کو فروغ اور افزائش کو تیز رفتاری دی۔ بنگالی زبان کو مقبول بنانے میں بعض اہم افراد نے نمایاں حصہ ادا کیا جن میں راجہ رام موہن رائے، ایشور چندر ودیاساگر (1820-1891) اکشے کمار دتہ (1820-1856) بنکم چندر چٹرجی (1834-1894) اور رانبدر ناتھ ٹیگور (1861-1941) کے نام قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے 1913 میں اپنی کتاب ''گیتا نجلی'' کے لیے نوبل انعام جیتا۔ 19 ویں صدی کے اخری برسوں ما اور 20 ویں صدی کے پہلے نصف حصہ میں ایک نیا موضوع ''قومیت پرستی'' ابھرا، اس نئے رجحان کا اظہار

تامل میں سیرانیم بھارتی اور بنگالی میں قاضی نذرالاسلام نے کیا۔ بنگالی کی طرح آسامی زبان کو بھی بھکتی تحریک کے نتیجہ میں فروغ ملا۔

سندھی ادب

سندھ صوفیوں کا ایک اہم مرکز تھا جنہوں نے اس علاقہ میں مختلف مقامات پر خانقاہیں قائم کیں۔صوفی گلوکاروں نے اپنی مذہبی موسیقی کے ساتھ اس زبان کو معقول بنایا۔سندھی زبان کی مقبولیت میں مرزا کالیش بیگ اور دیوان کوڑامل کی کوشش قابل ذکر ہیں۔

پنجابی اور راجستھانی ادب

پنجابی دو رسم الخطوط گرگرومکھی اور فارسی میں لکھی جاتی ہے۔گرمکھی رسم الخط تقریباً 19ویں صدی تک صرف ''اری گرنتھ'' تک ہی محدود رہا۔جو سکھوں کی مقدس کتاب ہے۔گرونانک پنجابی زبان کے شاعر تھے۔یہ ہیر رانجھا، سسی پنوں اور سوہنی مہیوال کی عشقیہ داستانیں تھیں جس نے اوائلی دور میں اس زبان کے لیے موضوع فراہم کیا۔وارث شاہ کی ''مہر'' پنجابی شاعری کا سنگ میل ہے۔اسی طرح سے بھلے شاہ کی مقبولیت کو بھی یہی مقام حاصل ہے۔مضامین، مختصر کہانیاں، شاعری، ناول، تنقید اور ادب کی دوسری تمام شکلوں سے پنجابی ادبی منظر مزین ہے۔

راجستھان زبان، جو ہندی کی ایک بولی ہے، نے اپنا رول ادا کیا۔ بھانڈ اور گویے ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے اور تعفنن طبع کا سامان فراہم کرتے۔کرنل ٹولڈز نے راجستھان میں بہادری اور سجاعت کی داستانیں راجستھان کے تاریخی اسناد اور یادگاروں میں مجتمع کی تھیں۔

کشمیری ادب

کشمیر ادبی طور پر اس وقت نمایاں ہوا جب کلہن نے سنسکرت زبان میں ''رج ترا گنی'' لکھی تھی۔لیکن یہ اعلیٰ طبقہ کی زبان تھی۔مقامی لوگوں کے لیے کشمیری مقامی بولی تھی۔ 1846ء میں سکھوں کی پہلی جنگ کے بعد جموں کے ڈوگرا یہاں کے حکمراں بن گئے۔ ڈوگرا کشمیری سے زیادہ ڈوگری میں دلچسپی رکھتے تھے۔

گو کہ جدید ہندوستانی زبانوں کی فہرست میں کئی زبانوں کو شامل کیا جاسکتا ہے لیکن آئین ہند میں ابتدائی طور پر 15 زبانوں کو شامل کیا گیا تھا۔ یہ قومی زبانیں آسامی، بنگالی گجراتی، ہندی، کشمیری، مراٹھی، اڑیا، پنجابی، سنسکرت، سندھی، اردو، تامل، تیلگو، کنڑ اور ملیالم تھیں۔اب اس فہرست میں تین اور زبانوں: نیپالی، منی پوری اور کونکنی کو شامل کیا گیا ہے۔موجودہ دور میں ہندوستانی آئین کی آٹھویں فہرست میں 22 زبانوں کو درج فہرست کیا گیا ہے۔ 2003ء میں 92ویں آئینی ترمیم چار نئی زبانوں بوڈو، میتھلی، ڈوگری اور سنتھلی کو ہندوستانی آئین کی آٹھویں فہرست میں شامل کیا گیا۔

مراٹھی ادب

مہاراشٹر ہندوستان کے پٹھاری علاقہ میں آباد ہے جہاں بڑی تعداد میں مقامی بولیاں بولی جاتی ہیں۔ مراٹھی زبان ان ہی مقامی بولیوں سے وجود میں آئی ہے۔ پرتگال مشنریوں نے اپنے پروٹیسٹ عقائد کی تبلیغ کے لیے مراٹھی زبان کا استعمال کرنا شروع کیا تھا۔13ویں صدی عیسوی میں سنت گیا نیشور اور اس کے بعد نام دیو، گورا، سینا، نانا بائی نے مراٹھی میں گیت گا کر اس زبان اور اس کے ادب کو معقول بنایا۔

عیسائی مشنریوں کا رول

ہندوستان میں یورپیوں کی آمد کے ساتھ بیرونی زبانیں مثلاً انگریزی، فرانسیسی، ڈچ اور پرتگالی ہندوستان میں وارد ہوئیں جن کی وجہ سے ہندوستانی زبانیں کافی ثروت مند ہوئیں کیونکہ ان زبانوں نے مقامی زبانوں کے ذخیرۂ الفاظ میں نئے الفاظ کا اضافہ کیا۔ عیسائی مشنریوں نے کئی مقامی زبانوں میں لغات اور قواعد زبان شائع کیے۔ ادب کے فروغ میں پرنٹنگ پریس کے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔انہوں نے نئے تعلیم یافتہ طبقہ کو وجود دیا جوان کے ادب کا مطالعہ کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔

ہندوستانیوں نے 1835 کے بعد انگریزی زبان میں تحریری کام شروع کیا جب انگریزی زبان کو تعلیم کے ذریعہ کی شکل دی گئی۔ مائیکل مدھوسودن

دتہ، تارا دتہ، سروجنی نائڈو اور رابندر ناتھ ٹیگور نے انگریزی شاعری کے میدان میں اہم حصہ ادا کیا۔ سریندر ناتھ بنرجی، فیروز شاہ مہتا اور جواہر لعل نہرو نے انگریزی میں دلچسپی لی۔

اپنا تجزیہ کریں:

سوال: عیسائی مشنریوں کا ہندوستان میں کیا رول تھا؟

سوال: ہندی زبان کے فروغ کے بارے میں مختصراً لکھیے ؟

سوال: عہد وسطی کے ہندوستان میں فارسی زبان کے رول کی وضاحت کیجیے؟

سوال: ہندوستانی سماج کی تشکیل میں ہندوستان نی زبانوں اور ادب کے حصہ کی شناخت کیجیے؟